عرض مرتب

عبید اللہ سندھی ہماری قومی تاریخ کی ایک بلند پایہ شخصیت اور ملت اسلامیہ ہند پاکستان کا سرمایہ افتخار تھے۔ انھوں نے لیلیٰ وطن کے عشق میں اور ملت اسلامیہ کی سر بلندی کے لیے وطن مالوف میں مقیم زندگی کے عیش و راحت کے مقابلے میں غربت اور جلاوطنی کی چوبیس سالہ زندگی کو قبول کیا تھا اور اس زندگی میں ہر طرح کے آلام و مصائب کو خندہ پیشانی کے ساتھ برداشت کر لیا تھا۔

وہ جنگ آزادی کے سورما، انقلابی رہنما، بلند پایہ عالم دین، تفسیر قرآن میں ایک خاص دبستان فکر کے بانی، امام ولی اللہ دہلوی کے علوم و معارف کے سب سے بڑے شارح و محقق اور دورہ آخر کے مستقل امام تھے۔ ان کے افکار کا سر چشمہ قرآن حکیم اور علوم و معارف ولی اللہیٰ تھے۔

مولانا سندھی سیال کوٹ (پنجاب) کے ایک سکھ خاندان میں پیدا ہوئے تھے۔ اسلام قبول کرنے کے بعد انھیں اپنا وطن چھوڑنا پڑا تھا۔ سندھ کے بزرگوں نے انھیں پیچھا کرنے والے خطرات سے بچایا تھا اور ان کے لیے امن اور سایہ عاطفت فراہم کیا تھا، اس لیے ان بزرگوں کی محبت میں انھوں نے سندھ کو اپنا وطن بنا لیا تھا۔ اس طرح آبائی سندھی اور فرزند زمین نہ ہونے کے باوجود انھوں نے سندھ کو اپنی پہچان بنا لیا اور اپنے تئیں سندھ کا ایک نامور اور قابل فخر سپوت ثابت کر دکھایا۔ ان کی زندگی اور سیرت میں ان لوگوں کے لیے جنھیں کسی وجہ سے اپنا آبائی وطن چھوڑنا اور ماضی کی تلاش میں کسی نئی سرزمین کو اپنا وطن بنانا پڑا ہو، ایک قابل تقلید نمونہ ہے۔ اسلام قبول کر لینے کے بعد انھوں نے مسلمانوں کی تہذیب و روایات اور تاریخ سے اپنا رشتہ جوڑ لیا تھا لیکن وہ جدید دور کے ایک اعلیٰ دماغ، روشن خیال اور بلند فکر انسان بھی تھے۔

وہ مسلمانوں کی انفرادی زندگی کی اصلاح، فکر کی تربیت، اخلاق کی تہذیب، سیرت کی تشکیل اور اجتماعی قومی زندگی کی تنظیم سے لے کر متحدہ انسانیت کے قیام تک کے لیے ایک جامع فکر کی حامل شخصیت تھے۔ ان کے انقلابی افکار میں ملک کی تعمیر و ترقی، قومی حکومت کے قیام اور معاشی، اقتصادی، مذہبی، فرقہ وارانہ مسائل کے حل کے لیے وقت کی سب سے بڑی رہنمائی پوشیدہ ہے۔ اس وقت پاکستان میں لسانی اور علاقائی قومیتوں کے بڑھتے ہوئے رجحانات، مذہبی جنون کے پھیلتے ہوئے زہر، لاقانونیت کے پرورش پاتے ہوئے عفریت، علاحدگی پسندی کے پھیلتے ہوئے تباہ کن نظریات اور بے

دینی کے پھوٹ پڑنے والے فساد کا کوئی تریاق اور بھوک، افلاس، جہالت اور ہر طرح کے علاقائی، صوبائی اور بین الملکی مسائل کا کوئی حل اور سیاسی و مذہبی دائروں میں نشو و ارتقا پانے والی جارحیت کے سدباب کے لیے کوئی رہنمائی اگر موجود ہے تو امام انقلاب مولانا عبید اللہ سندھی کے افکار میں ہے۔ حضرت امام سندھی کے افکار اور ان کی بنیاد پر سماجی اور قومی زندگی کی تشکیل ہی پاکستان کو ایک مسلم اسٹیٹ رکھتے ہوئے تمام ملکی و قومی مسائل کو حل کر سکتی ہے اور اقوام عالم میں پاکستان کے بلند مقام کی ضمانت ثابت ہو سکتی ہے۔ مولانا عبید اللہ سندھی کے افکار کو اپنائے بغیر نہ طبقاتی کشمکش کا حل دریافت کیا جا سکتا ہے، نہ فرقہ واریت کے فتنے کا سدباب ممکن ہے اور نہ پاکستان کے رفاہی و فلاحی مملکت کا خواب شرمندہء تعبیر ہونا ممکن ہو سکتا ہے۔

حضرت مولانا عبید اللہ سندھی کی شخصیت کے انھی خصائص سے متاثر ہو کر امسال ان کے پچاس سالہ یوم وفات کی تقریب سے جو پروگرام مرتب کیا تھا، اس میں اخبارات و رسائل کی خصوصی اشاعتوں کے اہتمام اور سیمناروں کے انعقاد کے ساتھ اردو، انگریزی اور سندھی میں کتابوں کی تالیف و اشاعت بھی شامل تھی۔ الحمد للہ کہ اندرون ملک کراچی، لاہور، راولپنڈی میں اور بیرون ملک لندن اور برمنگھم میں متعدد سیمنار منعقد ہو چکے ہیں اور سندھی میں کئی رسائل کے نمبر شائع ہوئے ہیں اور ہندوستان اور پاکستان سے ایک درجن سے زیادہ کتابیں شائع ہو رہی ہیں۔ امید ہے کہ اس مجموعے کی اشاعت تک تقریباً نصف درجن کتابیں حضرت امام کی شخصیت، سیرت، افکار، خدمات اور پیغام کے تذکرہ و تعارف میں شائع ہو چکی ہوں گی۔ یہ مجموعہ بھی حضرت سندھی کی شخصیت، سیرت اور افکار کے تعارف میں اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔

اس میں چند اہم تاریخی مضامین و تحریرات کے ساتھ بعض نئے مضامین بھی شامل ہیں۔ چند اہم مضامین قلت صفحات کی بنا پر اس نمبر میں شامل نہیں کیے جا سکے۔ یہ مضامین بعد کے عام شماروں میں چھاپ دیے جائیں گے۔

امید ہے کہ "الولی" کا یہ نمبر حضرت امام سندھی کے پچاس سالہ یوم وفات کے سلسلے کی مطبوعات ہی میں نہیں بلکہ حضرت امام سے متعلق تمام لٹریچر میں یادگار ثابت ہوگا اور اصحاب ذوق میں عام طور پر پسند کیا جائے گا۔

یکے از نیاز مندان امام سندھی

ابو سلمان